خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 95 | جمعرات 6 ذوالحجہ 1416ھ 25 شہادت 1375ہش 25 اپریل 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دل تو اللہ تعالیٰ کی صندوقچی ہوتا ہے اور اس کی کنجی اس کے پاس ہوتی ہے۔ کسی کو کیا خبر کہ اس کے اندر کیا ہے؟ تو خواہ مخواہ اپنے آپ کو گناہ میں ڈالنا کیا فائدہ؟ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص بڑا گنہگار ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کو کہے گا کہ میرے قریب ہو جا۔ یہاں تک کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے پردہ کر دے گا اور اس سے پوچھے گا کہ تو نے فلاں گناہ کیا۔ فلاں گناہ کیا لیکن چھوٹے چھوٹے گناہ گنائے گا۔ وہ کہے گا کہ ہاں یہ گناہ مجھ سے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ اچھا آج کے دن میں نے تیرے سب گناہ معاف کئے اور ہر ایک گناہ کے بدلے دس دس نیکیوں کا ثواب دیا۔ تب وہ بندہ سوچے گا کہ جب ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کا دس دس نیکیوں کا ثواب ملا ہے تو بڑے بڑے گناہوں کا تو بہت ہی ثواب ملے گا۔ یہ سوچ کر وہ بندہ خود ہی اپنے بڑے بڑے گناہ گنائے گا کہ اے خدا میں نے تو یہ گناہ بھی کئے ہیں تب اللہ تعالیٰ اس کی بات سن کر ہنسے گا اور فرمائے گا کہ دیکھو میری مہربانی کی وجہ سے یہ بندہ ایسا دلیر ہو گیا ہے کہ اپنے گناہ خود ہی بتلاتا ہے۔ پھر اسے حکم دے گا کہ جا بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے تیری طبیعت چاہے داخل ہو جا۔ تو کیا خبر ہے کہ خدا تعالیٰ کا اس سے کیا سلوک ہے یا اس کے دل میں کیا ہے۔ اس لئے غیبت کرنے سے بکلی پرہیز کرنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۱)

برائیوں سے بچنے کا ذریعہ

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

بندے کا اپنے پیدا کرنے والے رب سے ایک ایسا رشتہ ہے جسے اکثر لوگ بھول جاتے ہیں جو یاد رکھتے ہیں وہ بھی کبھی تو یاد رکھتے ہیں اور کبھی بھول جاتے ہیں۔ انسان کا اپنے رب کریم سے جو رشتہ ہے اگر انسان کو وہ ہر وقت یاد رہے تو ہر قسم کی برائیوں اور غفلتوں اور کوتاہیوں سے بچنے کے سامان پیدا ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ (کلام الٰہی) میں فرماتا ہے...... تمہارا رب تمہیں، تمہارے نفسوں کو، تمہارے ظاہر و باطن کو، تمہارے اندرونے کو، تمہارے خیالات کو، تمہاری خواہشات کو منصوبوں کو، اور اسی طرح جب تم دوسروں سے چالاکیاں کرنے لگتے ہو تو تمہاری ان چالاکیوں کو سب سے بہتر جانتا ہے..... یہ ایک بڑا اہم رشتہ ہے جو ایک بندے کا اپنے رب سے ہے۔

سب سے قریب کا تعلق مرد کا بیوی کے ساتھ اور بیوی کا خاوند کے ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن بعض

باقی صفحہ 7 پر

مدارِ نجات صرف یہی امر ہے کہ سچا تقویٰ اور خدا کی خوشنودی اور خالق کی عبادت کا حق ادا کیا جاوے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بااخلاق انسان کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں

تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عجب، خودپسندی مال حرام سے پرہیز اور بداخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔ جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔

اب خیال کرو یہ ہدایت کیا تعلیم دیتی ہے اس ہدایت میں اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر مخالف گالی بھی دے تو اس کا جواب گالی سے نہ دیا جائے بلکہ اس پر صبر کیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مخالف تمہاری فضیلت کا قائل ہو کر خود ہی نادم اور شرمندہ ہوگا۔ اور یہ سزا اس سزا سے بہت بڑھ کر ہوگی جو انتقامی طور پر تم اس کو دے سکتے ہو۔ یوں تو ایک ذرا سا آدمی اقدام قتل تک نوبت پہنچا سکتا ہے۔ انسانیت کا تقاضا اور تقویٰ کا منشا یہ نہیں خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ مکرم نصیر احمد صاحب انجم مدیر اعلیٰ ماہنامہ تشحیذ الاذہان مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان (استاد جامعہ احمدیہ ربوہ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 96-3-8 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام حضرت امام جماعت الرابع نے ہبتہ الحی عطا فرمایا ہے۔

○ مکرم شیخ ظہیر احمد صاحب انور کارکن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 96-4-17 کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت صاحب نے ازراہ شفقت دانش احمد تجویز فرمایا ہے۔

○ مکرم ناصر احمد صاحب طاہر کارکن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 96-3-27 کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام حضرت صاحب نے صوفیہ طاہر عطا فرمایا ہے۔

ان بچوں کو اللہ تعالیٰ نیک و خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک بشیر احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید لکھتے ہیں۔

مکرم مرزا اللہ دتہ صاحب ولد مکرم مرزا احمد دین صاحب آف لالہ موسیٰ گجرات حال کراچی (جو کہ مکرم مرزا نذیر احمد صاحب سابق نذیر کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ کے بڑے بھائی تھے) بعمر 86 سال مورخہ 1996-3-3 سلطان ہسپتال کورنگی کراچی میں وفات پا گئے۔ ان کا جسد خاکی ان کے بیٹے مکرم مرزا حنیف احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ کورنگی کراچی ربوہ لائے۔ مورخہ 96-3-5 بعد فجر بیت المبارک میں محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔

موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی محترم چوہدری صاحب نے ہی کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

ہماری ساری کوشش اور تگ و دو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں ہونی چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

25- شہادت 1375 ھش — 25 - اپریل 1996ء

بچوں کو چندے کا احساس

ہر قسم کی قربانی ایمان کے معیار کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے۔ دراصل ایمان کا مطلب ہی یہ ہے کہ کسی بات کو اس حد تک مان لیا ہے کہ اس کے مقابلے میں یا اس کی ضرورت کے سلسلے میں جو چیزیں بھی چھوڑنی پڑیں گی وہ چھوڑی دی جائیں گی۔ اور ایمان کو قائم رکھا جائے گا۔ اگر وقت کی ضرورت پڑے تو وقت دیا جائے اگر روپے پیسے کی ضرورت پڑے تو روپیہ پیسہ دیا جائے۔ اگر عزت و ناموس کو قربان کرنا پڑے تو اس سے بھی دریغ نہ کیا جائے۔ اور جب بات انتہا کو پہنچ جائے اور جان کی قربانی پیش کرنی پڑے تو وہ بھی بشاشت کے ساتھ کی جائے۔ ایمان کی حقیقی علامت ہی یہ ہے کہ اس کو سب سے بہتر اور برتر مان کر محفوظ رکھا جائے۔ اور باقی ہر چیز کو اس کے لئے قربان کرنے پر تیار رہیں۔ ہماری جماعت میں خاص طور پر قربانی ہی ایمان کا معیار سمجھا جاتا ہے اور عام حالات میں جس قربانی کی ہر احمدی سے توقع کی جاتی ہے بلکہ جو قربانی اس کا فرض سمجھا جاتا ہے وہ روپے پیسے کی قربانی ہے۔ مختلف قسم کی ضروریات کے لئے مختلف قسم کے چندے مانگے جاتے ہیں۔ اور ان چندوں کی بشاشت سے ادائیگی نہ صرف ایمان کی دلیل ہے بلکہ ازدیاد ایمان کا باعث بھی۔ جو شخص بشاشت کے ساتھ چندہ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اس اخلاص کی وجہ سے اس کے ایمان کو بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ اور یہ بھی تو ہے کہ ایک نیکی کی قبولیت دوسری نیکی کا راستہ کھولتی ہے اور ایک قربانی جو دلی بشاشت کے ساتھ کی جائے دوسری قربانی کا تقاضا کرتی ہے گویا کہ ایمان کو بڑھاتی چلی جاتی ہے۔ اسی قربانی کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ جماعت کا ہر فرد اس میں حصہ لیتا ہے۔ پہلے تو شائد بڑی عمر کے لوگ ہی حصہ لیتے تھے۔ بڑی عمر سے مراد بڑھاپا نہیں بلکہ وہ لوگ جو کمانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اب کمانے کے قابل ہونے کے وقت چندوں میں حصہ لینے کی عادت کو پختہ کرنے کے لئے بچوں سے بھی چندہ دلوایا جاتا ہے۔ بلکہ بعض چندے تو ایسے ہیں کہ ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ نوزائدہ بچے سے بھی چندہ دلوایا جائے۔ یہ چندہ اس طرح دلوایا جاتا ہے کہ ان کے ماں باپ ان کی طرف سے لکھوا دیتے ہیں اور پھر ادا کر دیتے ہیں۔ خاص طور پر ان بچوں کی طرف سے دیئے جانے والے چندوں کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ بچے کی طرف سے نہ صرف چندہ لکھوا کر ادا کیا جائے بلکہ بچے کو بھی یہ بات بتائی جائے اور اسے یہ احساس دلایا جائے کہ اس کی طرف سے چندہ دیا جارہا ہے۔ ایک تو یہ ہو گا کہ بچے کو بھی اس بات پر فخر ہو گا کہ وہ چھوٹا سا ہو کر بھی اس قربانی میں حصہ لے رہا ہے دوسرے یہ ہو گا کہ آہستہ آہستہ اسے چندہ دینے کی عادت پڑ جائے گی اور وہ بھی بشاشت قلبی کے ساتھ۔

حضرت صاحب نے ایک خطبہ میں فرمایا کہ بہت سی مائیں اپنے بچوں کی طرف سے چندے دیتی ہیں۔ اور بچوں کو پتہ بھی نہیں چلتا لیکن اس دفتر کی حقیقی غرض یہ ہے کہ شروع ہی سے بچوں کو احساس دلایا جائے کہ جماعت کے لئے ایک قربانی کا طریق چندہ ہے اور اس چندہ میں ہر احمدی فرد نے حصہ لینا ہے۔ بڑا ہو یا چھوٹا اور کہ چھوٹے بچے بھی حصہ لے رہے ہیں۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو بھی اس قربانی کی طرف توجہ دلاتے رہیں یہ قربانی ہمیشہ جاری رہے۔ جماعت کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ہم روپے پیسے کی قربانی سے دریغ نہ کریں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

یہی ہے میری ضرورت، میں بولتا جاؤں
ہر ایک شخص کا کردار تولتا جاؤں
کوئی سنے نہ سنے میری اپنی بات ہے یہ
میں اپنے کانوں میں کیوں رس نہ گھولتا جاؤں

ابوالاقبال

○

وہ خوش نصیب جو شب زندہ دار ہوتے ہیں
نشانِ رحمتِ پروردگار ہوتے ہیں

یونہی کسی کی نظر پر ہیں تہمتیں قائم
ہم آپ اپنی نظر کا شکار ہوتے ہیں

انہی کے واسطے اپنی وفا محلِّ نظر
ہزار جان سے جن پر نثار ہوتے ہیں

دیارِ غرب کے اصنام تھرتھرانے لگے
ضیاءِ شرق سے یہ شرمسار ہوتے ہیں

انہی کو ملتی ہے تسکینِ قلب کی دولت
وفورِ شوق سے جو بے قرار ہوتے ہیں

کسی کی عینِ حقیقت بھی وجہِ حیرانی
کسی کے خواب حقیقت نگار ہوتے ہیں

انہیں بھی شوقِ ملاقات گر نہیں ہے تو کیوں
کبھی کبھی وہ سرِ رہگذار ہوتے ہیں

نقابِ رخ کو تمہاری، خزاں کا نام ملا
تمہارے جلوے دلیلِ بہار ہوتے ہیں

نسیم ہم ہوں کہیں، ذہن و دل کی دنیا میں
دیارِ یار کے لیل و نہار ہوتے ہیں

نسیم سیفی

الفضل 5 نومبر 1966ء

یوم تحریک جدید
26-اپریل 96ء

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ

سال روان 1996ء کا پہلا یوم تحریک جدید مورخہ 26 - اپریل 1996 بروز جمعہ منایا جائے اور جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 26- اپریل کو یوم تحریک جدید نہ منایا جاسکے تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو "جلسہ یوم تحریک جدید" منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کا خیال ہر قوم اور ملک کے لوگوں میں پایا جاتا ہے

احباب جماعت دعا کی طرف خاص طور پر توجہ دیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں

خود کو کمزور سمجھیں۔ کامل توجہ سے خدا کے حضور جھکیں اور یقین کرلیں کہ خدا دعاؤں کو سننے والا ہے

(خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرمودہ 17 اپریل 1925ء)

دنیا میں بہت سے مذاہب پائے جاتے ہیں۔ ایسے مذاہب جو کسی بالا ہستی کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں اور اس وجہ سے حقیقتاً مذہب کہلانے کے مستحق ہیں۔ ایسے تمام مذاہب ایک امر میں ایک دوسرے سے بالکل متفق نظر آتے ہیں۔ اور وہ امر جس میں وہ تمام متفق ہیں قبولیت دعا ہے۔ ہزاروں سال گزشتہ کا ہندو مذہب اس زمانے کا جب کہ دنیا ابھی اپنے ابتدائی نقطہ مرکزی پر تھی اور ترقیات کے بہت سے مدارج بھی انسان کے لئے طے کرنے باقی تھے۔ اس وقت کی کتاب وید کو جب ہم دیکھتے ہیں تو اس میں سب سے زیادہ ایسے منتر پائے جاتے ہیں جو کسی بالا ہستی سے التجا کرنے اور دعا کی صورت میں استعمال کئے گئے ہیں۔ اور وہ ظاہر کرتے ہیں کہ اس زمانہ کے لوگ کسی بالا ہستی کے سامنے اپنی حاجتوں اور ضروریات کے پورا ہونے کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔ ایران کی قدیم ترین تہذیب جو تمام دنیا کی تہذیبوں کا گہوارا اور انسانی نسل کا نقطہ مرکزی سمجھی جاتی ہے۔ اور اس زمانہ کی تحریروں کو جب کاغذ بھی دنیا میں نہیں ایجاد ہوا تھا اور جب لوگ پتوں اور ہڈیوں وغیرہ پر بھی لکھا کرتے تھے اور جب کہ اشاروں میں بات چیت کرتے تھے۔ اس وقت کے اشاروں سے بھی پتہ چلتا ہے کہ لوگ کسی بالا ہستی سے دعا کیا کرتے تھے۔ اسی طرح مصر کے آثا قدیمہ۔ جن کے زمانہ کی طوالت پندرہ ہزار سال تک سمجھی جاتی ہے۔ اس وقت کے آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ مصری لوگ اس وقت بھی کسی بالا ہستی کے سامنے جھکا کرتے تھے۔ اسی طرح موسیٰؑ عمران سینا کی پہاڑیوں میں یہوداہ کے سامنے اگر گریہ وزاری کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے تو عیسیٰ بن مریم گلیل کی پہاڑیوں میں خداوند خدا کے سامنے اپنی درخواستیں پیش کرتا پایا جاتا ہے۔ عرب کے لوگ جو بالکل جاہل اور کسی دین سے حصہ نہیں رکھتے تھے اور کوئی الہامی کتاب جن کے پاس موجود نہ تھی۔ بت پرستی، قمار بازی، شراب خوری، زنا، دنگہ فساد جن کا شیوہ تھا۔ ان کے حالات کو بھی اگر ہم پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دعاؤں کے وہ بھی قائل تھے۔ ان میں بھی ایسا طریقہ اور رواج پایا جاتا تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی درخواستیں پیش کرتے اور ان کی قبولیت کی امید کرتے تھے۔

غرض کسی قوم میں چلے جاویں۔ دعا کا خیال ہر قوم اور ہر ملک کے لوگوں میں پایا جاتا ہے اور پھر نہ صرف دعا کا خیال بلکہ ان کے اعمال کا نقطہ مرکزی دعا ہوتا ہے۔ دنیا کے زبردست سے زبردست بادشاہوں کے آثار قدیمہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بادشاہ باوجود بڑا بھاری اقتدار رکھنے کے پھر بھی کسی اعلیٰ ہستی کے سامنے گرتے اور اپنے لئے اپنی حکومت کی وسعت اور مضبوطی کے لئے دعائیں مانگا کرتے تھے۔ اگر ان تہذیب حاصل کرنے والے ملکوں کو چھوڑ کر ان لوگوں کو دیکھیں جو تہذیب سے بالکل نا آشنا اور سخت جاہل ہیں۔ مثلاً امریکہ اور آسٹریلیا کے وحشیوں کو دیکھیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ وحشی اور وہ غیر مہذب لوگ بھی دعا کے قائل ہیں۔ اب ہر انسان سوچ سکتا ہے کہ یہ خیال تمام دنیا کے لوگوں کے دلوں میں کس نے پیدا کر دیا۔ متمدن اور غیر متمدن مہذب اور غیر مہذب دنیا کی دلدادہ اور روحانیات کی مشتاق۔ غرض کہ تمام اقوام اس عقیدہ کی قائل نظر آتی ہیں۔ تمام دنیاوی قومیں دنیا کی ترقیات کے لئے اگر دعائیں مانگتی ہیں تو روحانی قومیں اپنی ترقیات کے لئے خدا کے حضور جھکتی ہیں۔

غرض دعا کا عقیدہ ایسا اثر رکھتا ہے کہ اب بھی جب یورپ مادیات کی رو میں بہہ رہا ہے وہاں اپنے ملک کی ترقیات کے لئے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ گزشتہ جنگ یورپ کا ایک واقعہ لکھا ہے۔ جو ظاہر کرتا ہے کہ وہ لوگ جن کے دلوں پر مادیات کا گہرا اثر ہے اور وہ آج دہریہ کہلاتے ہیں۔ کس طرح ان کو بھی دعا کا مجبوراً قائل ہونا پڑا۔ وہ واقعہ اس طرح لکھا ہے۔ کہ 1918ء میں جب کہ جرمن چاہتا تھا کہ آخری زور لگا کر جنگ کا فیصلہ کر دے اور وہ فرانسیسیوں اور انگریزوں کی فوجوں پر فتح حاصل کرتا ہوا سو میل سے بھی زیادہ آگے بڑھ آیا تھا۔ حتیٰ کہ انگریزی اور فرانسیسی افواج کو یقین ہو گیا تھا کہ چند گھنٹوں تک وہ پیرس تک پہنچ جائے گا اور وہ ایسا وقت تھا کہ دس میل کا فاصلہ انگریزی اور فرانسیسی سپاہیوں کے درمیان خالی پڑا تھا۔ جہاں کے لئے آدمی نہ ملتے تھے اور اس حصہ کے جرنیل نے فوج کے نائیوں، دھوبیوں، اور باورچیوں کو حکم دے دیا تھا کہ وہ ڈنڈے اور سوٹے لے کر کھڑے ہو جائیں تا وہ رستہ رک جائے۔ ہتھیاروں اور گولہ بارود کی بھی اتنی کمی ہو گئی تھی کہ مجبوراً ان کو ڈنڈے اور سوٹے دے کر کھڑا کرنا پڑا۔ اس وقت برطانیہ کی وزارت مشورہ میں مشغول تھی کہ عین دوران مشاورت میں فرانس سے کمانڈر انچیف کا تار آیا کہ اب آخری وقت ہے۔ ہم نہیں جانتے کیا نتیجہ نکلے۔ جب تار کھولا گیا تو اس کو پڑھ کر وزیر اعظم نے اپنے سب ساتھیوں کی طرف نہایت مایوسانہ نگاہ سے دیکھا اور کہا کہ تمام تجاویز کو چھوڑ کر آؤ اب اس بالا ہستی کی طرف جھک جائیں جس کے سوا اب کوئی ہمیں کامیاب نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اس حالت میں سب وزراء نے اپنے گھٹنے ٹیک دیئے اور دعا مانگنی شروع کر دی۔

یہ ان لوگوں کا حال ہے جو عام طور پر دہریہ خیالات رکھتے ہیں۔ اور اس وقت کی وزارت کوئی مذہبی جماعت نہ تھی۔ مگر وہ وقت ایسا اور اس کی اہمیت ایسی تھی کہ ان کو بھی سوائے خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے کے اور کوئی چارہ نظر نہ آیا۔ پس دعا کا مسئلہ ایسا اہم اور بنی نوع انسان کے قلوب پر ایسا اثر کرنے والا ہے کہ وہ لوگ جو خدا کی ہستی کے بھی قائل نہیں وہ بھی اس سے باہر نہیں جاتے۔ اور ایسے وقت آ پڑتے ہیں کہ ان کو بھی مجبوراً خدا کا قائل اور اس کے سامنے جھکنا پڑتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ نہیں تو کیا وجہ تھی کہ دنیا کے تمام لوگوں پر اس کا اتنا تصرف ہوتا اور کیا وجہ ہے انسان ترقی کرتے کرتے جب مادیت کی آخری حد تک پہنچ جاتا ہے۔ اور خدا کی ہستی سے بھی انکار کر بیٹھتا ہے تو اس پر ایسی حالت میں بھی کبھی ایسا وقت آتا ہے کہ اس کو خدا تعالیٰ کے سامنے جھکنے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔

اگر یہ مسئلہ ایسا عام ہے۔ اگر مادیات کے دلدادہ اور دہریہ بھی اس کے ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں تو وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی جماعت میں اپنے آپ کو شامل سمجھتے ہیں کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ اس مسئلہ سے پورا فائدہ حاصل نہ کریں۔ اگر یہ عمومیت دنیا کے سب لوگوں کے لئے یکساں اہم ہے اور اگر کثرت مشاہدات اس پر دلالت کرتی ہے کہ ایسی بات جھوٹی نہیں تو غور کرو ایک (صاحب ایمان) کی ذمہ داریاں دعاؤں کے لئے کتنی بڑھ جائیں گی۔ پھر اگر ایک دہریہ اور مادی آدمی بھی دعا سے فائدہ اٹھاتا ہے تو وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی ہستی کے قائل ہیں ان کو کس قدر اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

پس میں اپنے دوستوں اور تمام جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ دعاؤں کی طرف خاص طور پر توجہ کریں اور اس سے پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ بہت ہیں جو اس ہتھیار سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور بہت ہیں جو اس ہتھیار پر پورا پورا یقین نہیں رکھتے۔ اگر ہماری جماعت یک جہتی اور پورے وثوق کے ساتھ دعاؤں میں مشغول ہو جائے اور خدا کے حضور گڑگڑائے تو میں نہیں کہہ سکتا کہ ہماری ترقی کی رفتار وہی رہے جو آج ہے اور ہم اس طرح دشمنوں کے اندر گھرے رہیں جس طرح آج گھرے ہوئے ہیں۔ یہ ہماری بعض معاملات میں ناکامیاں اور دشمنوں میں اس طرح گھرے رہنا صرف اس لئے ہے کہ ہمارا ایک حصہ ایسا ہے جو دعا میں سستی کرتا ہے۔ اور بہت ایسے ہیں جو دعا کرنا بھی نہیں جانتے اور ان کو یہ بھی پتہ نہیں کہ دعا کیا ہے۔

اس کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے۔ دعا موت قبول کرنے کا نام ہے اور آپ فرمایا کرتے تھے جو منگے سو مر رہے۔ جو مرے سو منگن جائے۔ یعنی کسی سے سوال کرنا یا مانگنا ایک موت ہے اور موت وارد کئے بغیر انسان مانگ نہیں سکتا۔ جب تک وہ اپنے اوپر ایک قسم کی موت وارد نہیں کر لیتا وہ مانگ نہیں سکتا۔ پس دعا کا یہ مطلب ہے کہ انسان اپنے اوپر ایک موت طاری کرتا ہے۔ کیونکہ جو شخص جانتا ہے کہ میں یہ کام کر سکتا ہوں وہ کب مدد کے لئے کسی کو آواز دیتا ہے۔ کیا یہ ہوتا ہے کہ ایک شخص کپڑے پہننے کے لئے محلہ والوں کو آوازیں دیتا پھرے کہ آؤ مجھے کپڑے پہناؤ۔ یا تھالی دھونے کے لئے دوسروں سے کہتا پھرے کہ مجھے تھالی دھلواؤ۔ یا قلم اٹھانے کے لئے دوسروں کا محتاج بنے۔ انسان دوسروں سے اس وقت مدد کی درخواست کرتا ہے جب وہ جانتا ہے کہ یہ کام میں نہیں کر سکتا۔ ورنہ جس کو یہ خیال ہو کہ میں خود کر سکتا ہوں وہ دوسروں سے مدد نہیں مانگا کرتا۔ وہی شخص دوسروں سے مدد مانگتا ہے جو یہ سمجھے کہ میں یہ کام نہیں کر سکتا۔

اسی طرح خدا تعالیٰ سے بھی وہی شخص مانگ سکتا ہے جو اپنے آپ کو اس کے سامنے مرا ہوا سمجھے اور اس کے آگے اپنے آپ کو بالکل بے

ایک اچھی بات

اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ پیارے نہیں ہیں جن کی پوشاکیں عمدہ ہوں۔ اور وہ بڑے دولت مند اور خوش خور ہوں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں۔ اور خالص خدا کے لئے ہی ہو جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دست و پا ظاہر کرے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان میرے رستے میں جب تک مر نہ جائے اس وقت تک دعا دعا نہ ہوگی۔ کیونکہ پھر تو بالکل ایسا ہی ہے کہ ایک شخص قلم اٹھانے کی طاقت اپنے اندر رکھتا ہوا دوسروں کو مدد کے لئے آوازیں دے۔ کیا اس کا ایسا کرنا ہنسی نہ ہوگا۔ جب ایک شخص جانتا ہو کہ اس میں اتنی طاقت ہے کہ قلم اٹھا سکے تو اس کی مدد نہیں کرے گا۔ اسی طرح جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ میں خود فلاں کام کر سکتا ہوں وہ اگر اس کے لئے دعا کرے تو اس کی دعا دراصل دعا نہیں ہوگی۔ دعا اسی کی دعا کہلانے کی مستحق ہوگی جو اپنے اوپر ایک موت طاری کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو بالکل ہیچ سمجھتا ہے۔ جو انسان یہ حالت پیدا کرے۔ وہی خدا کے حضور کامیاب اور اسی کی دعائیں قابل قبول ہو سکتی ہیں۔ ورنہ جب تک انسان یہ تسلیم نہ کرے۔ کہ وہ خود کچھ نہیں ہے اپنے نفس پر موت وارد کر کے یہ یقین نہ کرے کہ وہ بے بس اور بیکس ہے۔ صرف اللہ ہی کی ذات ہے جو اس کو سہارا دے سکتی ہے۔ تب تک خدا تعالیٰ سے کسی کامیابی یا مدد کی امید نہیں رکھ سکتا۔ پھر دوسری بات جو دعا کی قبولیت کے لئے نہایت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اپنے اوپر ایک موت قبول کرنے کے بعد اس کی کامل توجہ اس طرف ہو کہ خدا کے سوا کوئی مددگار نہیں۔ جب تک وہ اپنے اندر خشیت اللہ پیدا نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ کی طرف اپنی توجہ کو کامل طور پر نہیں پھراتا اس کی دعا بھی قبول نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ شخص جو اپنے آپ کو مردہ خیال کرے۔ لیکن اس کے دل میں کرب گریہ وبکاء عاجزی وانکسار پیدا نہ ہو اس کی دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اس شخص کی دعا قبول ہو جس کا دل کسی اور طرف لگا ہوا ہو اور زبان کچھ اور کہہ رہی ہو۔

تیسری بات جو دعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اگر انسان پورے طور پر خدا تعالیٰ کی طرف جھک بھی جائے۔ اور اپنے آپ کو بے بس و بے کس بھی ظاہر کرے۔ لیکن اس کے دل کے اندر یہ یقین نہ ہو کہ وہ خدا دعائیں قبول کرتا ہے تو ایسے شخص کی بھی دعا قبول نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص لولے اور لنگڑے کو کہے کہ میرے سر پر یہ بوجھ رکھ دو۔ کیا اس کا اس لولے اور لنگڑے سے مدد حاصل کرنا جس سے مدد کی قطعاً کوئی امید نہیں ہو سکتی ہنسی نہ ہوگی۔ پس جس کو یہ یقین ہی نہ ہو کہ خدا تعالیٰ اتنی طاقت رکھتا ہے کہ میری دعا کو قبول کر سکتا ہے ایسے شخص کی دعا بھی قبول نہیں ہو سکتی۔

پس یہ تین باتیں ہیں جو دعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہیں۔ یہ کہ انسان اپنے دل میں یہ سمجھے کہ میں سخت کمزور ہوں۔ صرف خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو سب کمزوریوں سے پاک ہے اور پھر غرور اور کبر کا مادہ بالکل اپنے دل سے نکال دے۔

دوسرے کامل توجہ کے ساتھ تمام دوسری طرفوں سے اپنی توجہ کو ہٹا کر خدا کے حضور گر جائے۔

تیسرے اپنے دل کے اندر اس بات کا کامل یقین اور وثوق پیدا کرے کہ خدا تعالیٰ دعاؤں کو سننے اور قبول کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اور وہ ضرور دعائیں قبول کرتا ہے۔

جب ان تینوں باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے دعائیں کرو گے تو پھر وہ دعائیں وہ اثر کریں گی کہ اگر پہاڑوں کو کہو گے کہ ہٹ جاؤ تو وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے۔ اور اگر دریاؤں کو کہو گے کہ اپنا راستہ بدل دو تو وہ اپنا راستہ بدل دیں گے۔ اگر ہماری جماعت کے لوگ اس طرح دعائیں کریں تو دنوں میں ان کو وہ کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ جو سالوں میں ہوگی۔ اور گھنٹوں میں وہ کامیابی ہو سکتی ہے جو مہینوں میں ہو سکتی ہے۔

پس میں اپنے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور خدا تعالیٰ کے حضور بہت بہت دعائیں کریں کہ وہ ہماری جماعت کو اعلیٰ ترقیات عطا فرمائے۔ ہمارے اخلاص کی کمی اور ہماری جہالت کو دور کرے۔ ہماری روحانی۔ جسمانی اور علمی اور مالی کمزوریوں کو بدل کر اس کے مقابل میں اعلیٰ کمالات عطا فرمائے۔ کیونکہ وہی تمام کمالات کا منبع ہے۔ پھر ہمارے وہ دوست جو احمدیت کی وجہ سے سخت تکلیفیں اٹھا رہے ہیں ان کے لئے بھی دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور وہ جن کے ایمان ابھی اتنے مضبوط نہیں ان کے لئے بھی دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ ان کے دل کے اندر ایمان اور عرفان پیدا کرے۔ اور وہ بھی سلسلہ کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اگر ہمارے دوست جماعت کی ترقی کے لئے اس طرح دعائیں کریں اور اپنے لئے بھی کریں تو اس کے ایسے اچھے نتائج پیدا ہوں گے جو نہ صرف ہمارے لئے بلکہ ہمارے دشمنوں کے لئے بھی حیرت کا موجب ہوں گے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمارے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرے۔ ہم ہمیشہ اس کی طرف نہایت اخلاص کے ساتھ جھکیں۔ ہم اس کے فضلوں کے وارث اور اس کی رضا پر چلنے والے ہوں۔ ہم اس کے ہو جائیں اور وہ ہمارا ہو جائے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

بہت دعائیں کرتے رہو۔ تاکہ ان بلاؤں سے نجات ہو۔ اور خاتمہ بالخیر ہو۔ عملی نمونہ کے سوا بے ہودہ قیل قال فائدہ نہیں دیتی۔ اور جیسے یہ ضروری ہے کہ ڈر کے سامانوں سے پہلے ڈرنا چاہئے۔

یاد ماضی

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

"اے جنوں کچھ کام کر بیکار ہیں عقلوں کے وار"

چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی اچانک وفات کا صدمہ خواہ کتنا ہی بھاری ہے بہر صورت وہ قدرت کے اٹل قانون کے ماتحت آہستہ آہستہ کم ہو تا جائے گا۔ کیونکہ ہر صاحب ایمان یہ جانتا اور یقین رکھتا ہے کہ انسانی زندگی بہر حال محدود ہے اور ہر صاحب ایمان یہ بھی جانتا ہے کہ ہمارے آسمانی آقا کو مصائب پر صبر کرنا پسند ہے لیکن جو چیز ہر آن بڑھتی جا رہی ہے اور بظاہر اس کے جلدی کم ہونے کی کوئی امید نہیں وہ یہ احساس ہے کہ مخلص اور جاں نثار اور دیانت دار اور خدمت دین کی دھن رکھنے والے جنونی ٹائپ کے کارکن کہاں سے آئیں گے جو اپنا سب کچھ خدا کے قدموں میں قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں نے "جنونی ٹائپ" کے الفاظ دانستہ لکھے ہیں مگر ان سے اللہ پناہ دے بیماری والا جنون مراد نہیں جس کے نتیجہ میں عقل پر پردہ پڑتا اور انسان دوسروں کے قتل وغارت کے لئے تیار ہو جاتا ہے بلکہ اس سے وہ جنون مراد ہے۔ جس میں انسان اپنی مجبوریوں اور حد بندیوں اور طاقتوں کو گویا نظر انداز کرتے ہوئے اپنے نیک مقاصد کے حصول کی طرف دیوانہ وار بڑھتا چلا جاتا ہے اور کسی روک کو خیال میں نہیں لاتا۔ یہ وہی جنون ہے جس کا حضرت بانی سلسلہ نے اپنے اس شعر میں ذکر کیا ہے کہ:۔

کشتی (-) بے لطف خدا اب غرق ہے
اے جنوں کچھ کام کر بیکار ہیں عقلوں کے وار

جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے مجنون انسان کا یہ خاصہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی طاقت کا اندازہ کر کے کوئی کام نہیں کیا کرتا۔ بلکہ جو خیال بھی اسے آجائے۔ اس کی طرف ہر روک کو نظر انداز کرتے ہوئے اور ہر حد بندی کو توڑتے ہوئے بڑھتا چلا جاتا ہے اور اس کے سامنے صرف ایک ہی خیال ہوتا ہے کہ میں نے یہ کام بہر حال کرنا ہے۔ اسے خرچ کی پرواہ نہیں ہوتی۔ اسے اپنی طاقت کی محدودیت کا احساس نہیں ہوتا اسے اپنے آرام و آسائش کا خیال نہیں ہوتا بلکہ صرف ایک ہی لگن اور ایک ہی دھن ہوتی ہے کہ خواہ کچھ ہو میں نے بہر حال یہ کام کرنا ہے یہ وہی مقدس جنون ہے جس کی طرف حضرت بانی سلسلہ نے اپنے اس شعر میں جو اوپر لکھا گیا ہے۔ اشارہ کیا ہے اور یہی وہ "جنون" ہے جس کے مطابق دشمن لوگ اپنی ناسمجھی سے خدا کے پاک بندوں کو مجنون کا نام دیتے چلے آئے ہیں۔

ہمارے بھائی چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے بھی اس جنون سے کافی حصہ پایا تھا۔ انہوں نے میرے پاس آکر کئی دفعہ دوستانہ رنگ میں دکھ بھرے دل کے ساتھ گلہ کیا کہ انجمن مجھے میرے کام کے لئے ضروری روپیہ نہیں دیتی اور اپنی ضابطہ پرستی کے طریق کے مطابق کام میں عملاً روکیں ڈالتی ہے۔ ورنہ دنیا صداقت کی پیاسی ہے اور ساز تشنہ مضراب ہے۔ ان کی ان دوستانہ شکایتوں کا میرے دل پر گہرا اثر ہوتا تھا۔ مگر میں جانتا تھا کہ جہاں چوہدری صاحب اپنے دعوت الی اللہ کے جنون میں مجبور ہیں وہاں بے چاری انجمن بھی اپنے مالی حالات اور قواعد کی چار دیواری میں مقید و محصور ہے۔ یہ کش مکش عرصہ سے چل رہی تھی اور آخر چوہدری صاحب کی المناک وفات سے:

اس کشمکش میں ٹوٹ گیا رشتہ چاہ کا

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ اصل بات جو میں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ مجھے اب جماعت میں عموماً اور سلسلہ کے کارکنوں میں خصوصاً کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا۔ (الشاذ کالمعدوم) جو دعوت الی اللہ کے میدان میں اس دھن اور اس جنون کے ساتھ کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو جو چوہدری صاحب کو حاصل تھی۔ اور گو میں خلاؤں کا زیادہ قائل نہیں (کیونکہ قدرت اپنے ازلی قانون کے ماتحت ہر خلا کو پر کرتی رہتی ہے) مگر اس وقت بظاہر ضرور اس میدان میں ایک وقتی سا خلا نظر آتا ہے۔ کوئی عمر کی مجبوری کی وجہ سے۔ کوئی اپنی صحت کی کمزوری کی وجہ سے کوئی شوق اور جذبہ کی کمی کی وجہ سے کوئی اپنے طریق کار کی خامی کی وجہ سے اور کوئی ضابطہ پرستی کی شدت کی وجہ سے اس مجنونانہ صلاحیت سے محروم ہے جس کی طرف حضرت بانی سلسلہ نے اپنے اس شعر میں اشارہ فرمایا ہے۔

اے جنون کچھ کام کر بیکار ہیں عقلوں کے وار

بے شک انسان اپنی مجبوریوں اور حد بندیوں سے کلی طور پر آزاد نہیں ہو سکتا مگر ان میں بالکل محصور اور قید ہو کر رہ جانا بھی ہرگز دانشمندی کا طریق نہیں اور صحیح طریق یہی ہے کہ انسان اپنی مجبوریوں کا غلام نہ بنے۔ بلکہ اپنے کام کے حصول اور اپنے مقصد میں کامیابی کو اصل غرض و غایت قرار دے۔ دنیا بھر کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ قواعد کام میں سہولت اور بہتری پیدا کرنے کے لئے ہوتے ہیں نہ کہ روکیں ڈالنے کے لئے۔

الغرض جب سے محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی وفات ہوئی ہے۔ میرا دل ہر لحظہ اور ہر آن اس فکر و غم کا شکار ہو رہا ہے کہ چوہدری صاحب کی موت کو تو ہم بالآخر رو رو کر بھلا دیں گے مگر اس خلا کو کس طرح پورا کیا جائے کہ ان

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل

مرزا غالب اور ان کے طرفدار

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے مجموعہ کلام بخار دل میں ایک شگفتہ تحریر "مرزا غالب اور ان کے طرف دار" کے عنوان سے شائع شدہ ہے۔ عنوان کے نیچے ایک غزل (غالب کے رنگ میں) لکھا ہے۔ مضمون کا متن یہ ہے۔

مرزا غالب مشکل گو شاعر بھی تھے اور فلاسفر بھی۔ لیکن جب جام دو آتشہ کے نشہ میں شعر کہتے تھے تو کبھی کبھی کوئی لفظ یا فقرہ شعر میں محذوف بھی ہو جایا کرتا تھا۔ اگرچہ کھینچ تان کر اس شعر کے معنے تو نکل سکتے تھے مگر اس کھینچا تانی کے لئے بھی ماڈرن دماغ ہی چاہئے تھا۔ شاعر پرستی بھی ایک فیشن ہے۔ اس موجودہ زمانہ میں جب غالب بے حد ہر دل عزیز ہو گئے ہیں تو ہر شخص خواہ لائق ہو یا نالائق ان کی تائید کرنے لگا ہے۔

بے معنی اشعار کے معنی نکلنے لگے ہیں۔ اور ٹٹ پونجئے بھی غالب دان بن گئے ہیں۔ جو باتیں مومن، ذوق اور دیگر آئمہ الشعراء کی سمجھ میں نہ آئی تھیں وہ آج کل کے سینما بین نوجوانوں کو نظر آنے لگی ہیں۔ اس زمانہ کے ایک مشاعرے میں ایک بڑے قادر الکلام شاعر نے خود مرزا غالب کو مجلس میں مخاطب کر کے یہ کہا تھا کہ

کلامِ میر سمجھے اور کلام میرزا سمجھے
مگر ان کا کہا یہ آپ سمجھیں یا خدا سمجھے

اور غالب آپ بھی اپنے اس نقص کے معترف تھے۔ کہ میرے بعض اشعار بے معنی ہوتے ہیں۔ چنانچہ خود ان کا ہی کلام ہے کہ ؂

نہ سہی گر میرے اشعار میں معنی نہ سہی

میرا یہ مطلب نہیں کہ غالب معمولی شاعر تھے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ گو وہ نہایت اعلیٰ اور فلسفیانہ اشعار کہتے تھے مگر بعض اشعار ان کے مشکل اور دقیق اور بعض واقعی بے معنی ہوا کرتے تھے۔ اور سب اہل الرائے ادیبوں اور شاعروں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ مگر آج کل ایک فرقہ ایسا پیدا ہو گیا ہے جو ان کو ناواجب طور پر آسمان پر چڑھا رہا ہے انہی میں سے ہمارے ایک دوست محمد جی صاحب بھی تھے۔ وہ کہا کرتے تھے۔ واہ غالب۔ غالب۔ غالب۔ تیرا کلام کیسا عجیب ہے میرے نزدیک تو تیرا ایک شعر بھی بے معنی نہیں ہے ایک بندش بھی بغیر خوبی کے نہیں ہے۔ وہ لوگ بدتمیز بے علم اور احمق ہیں جو تیرے اشعار کو مشکل یا بے معنی کہتے ہیں مجھ سے پوچھیں تو میں ان کو تیرے اشعار آب دار کی تفسیر کر کے بتاؤں۔

جولائی 1906ء کا زمانہ تھا کہ ایک دن جب میں ایسے فقرے سنتے سنتے تھک گیا تو ان سے عرض کیا کہ بھائی محمد جی صاحب ہمارے پاس بھی آپ کے مکرم محترم غالب کی ایک غیر مطبوعہ غزل ہے۔ جب جانیں تم اس کے صحیح معنے کر دو۔ ورنہ شیخی بگھارنا کوئی خوبی نہیں۔ کہنے لگے ابھی لائیے ابھی۔ میں نے عرض کیا کل پیش کروں گا۔ چنانچہ رات کو ہماری پارٹی نے غالب بن کر ان کے طرز کی ایک غزل بنائی۔ اس سازش میں تین چار آدمی شریک تھے۔

دوسرے دن جب محمد جی صاحب تشریف لائے تو ہم نے وہ غزل پیش کی۔ پہلے تو دیر تک اسے پڑھتے رہے۔ پھر فرمانے لگے۔ بے شک ہے تو یہ غالب ہی کی۔ پھر جھومنے لگے۔ واہ کیا کلام ہے۔ کیا باریک نکات ہیں۔ کیا الفاظ کی بندش ہے۔ کیا گہرائیاں ہیں۔ کیا معانی ہیں۔ بس قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔

یہ کہہ کر انہوں نے ایک ایک شعر کی باریکیاں اور معنے بیان کرنے شروع کئے جب آخری شعر کی تفسیر سے فارغ ہوئے تو حاضرین نے ایک قہقہہ لگایا۔ پھر تالیاں پیٹیں۔ اور آخر میں تین دفعہ ہپ ہپ ہرے کا نعرہ بلند کیا۔ محمد جی صاحب بیچارے پریشان سے ہو گئے۔ کہنے لگے کیا بات ہے۔ آخر جب اصل بات معلوم ہوئی تو شرمندگی کے مارے ان کی یہ حالت ہو گئی کہ جیسے گھڑوں پانی سر پر پڑ گیا ہو۔ بار بار پوچھتے تھے کہ سچ بتاؤ۔ واقعی یہ غزل غالب کی نہیں ہے۔ کہیں مجھے بنا تو نہیں رہے۔ مگر جب انہیں یقین آ گیا تو پھر ایسے فقرو ہوئے کہ مدتوں تک ان کی زیارت نصیب نہ ہوئی۔ اس کے بعد جب بھی ملے تو اکھڑے اکھڑے۔ اور اس واقعہ کے بعد تو انہوں نے غالب کا نام ہی لینے کی گویا قسم کھا لی۔

ناظرین کے تفنن طبع کے لئے وہ غزل درج ذیل ہے۔

(واضح ہو کہ اس واقعہ سے غالب مرحوم کے کمال اور ان کی شاعری کی سبکی یا توہین ہرگز مقصود نہیں بلکہ موجودہ زمانے کے بعض غالب شناسوں کی حالت کا دکھانا مقصود ہے۔) (غزل طویل ہونے کی وجہ سے یہاں شائع نہیں کی جا رہی)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

یہ بیعت اور توبہ اس وقت فائدہ دیتی ہے جب انسان صدق دل اور اخلاص نیت سے اس پر قائم اور کاربند بھی ہو جاوے۔ اللہ تعالیٰ خشک لفاظی سے جو حلق سے نیچے نہیں جاتی۔ ہرگز ہرگز خوش نہیں ہوتا۔ ایسے بنو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز گداز آسمان پر پہنچ جاوے۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اس کو برکت دیتا ہے۔ جس کو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہے۔ وہ دلوں پر نظر ڈالتا ہے اور جھانکتا ہے نہ کہ ظاہری قیل و قال پر۔

شاہد منصور

مکرمہ شاکرہ خاتون صاحبہ

اپنے وفات یافتہ عزیزوں کا ذکر کرنا اور ان کی خوبیوں اور صلاحیتوں کو یاد کرنا اگرچہ بڑا ذاتی سا عمل ہے مگر میرا خیال ہے کہ اگر وہ وفات یافتہ عزیز اخلاق حسنہ اور نیکی میں منفرد ہوں قربانیاں کرنے والے ہوں قومی اور جماعتی طور پر خدمت کرنے والوں میں امتیاز رکھتے ہوں تو ان کا ذکر کرنے سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے اور وہ ان کی روشن مثال سامنے رکھ کر نیکی اخلاق اور قومی خدمت کے میدانوں میں آگے بڑھ کر قدم اٹھا سکتے ہیں۔ اسی لیے حکم ہے کہ مرنے والوں کا ذکر خیر کے ساتھ کیا کرو تاکہ سننے والوں میں مسابقت کی روح قائم رہے اور قومی اور جماعتی لحاظ سے اچھے کام کرنے والوں کا خلا نہ پیدا ہو سکے۔

اس مضمون کے ذریعے میں جس ہستی کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہوں وہ میری ماموں زاد ہمشیرہ شاکرہ خاتون صاحبہ ہیں جن کا انتقال 7۔ اگست 95ء کو کینیڈا میں ہوا۔ شاکرہ باجی میرے ماموں اور پھوپھا ڈاکٹر لعل محمد صاحب کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں۔

قادیان شریف میں شاکرہ باجی کا قیام 38ء سے 47ء تک رہا۔ قیام قادیان ہی کے دوران ان کی شادی جون 42ء میں بھائی جان شیخ لطیف الرحمان صاحب سے ہوئی۔ مکرم شیخ لطیف الرحمان صاحب کے دادا حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب سکنہ حاجی پور کپور تھلہ کا شمار حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیم ترین رفقاء میں ہوتا ہے اور ان کے والد حضرت منشی کظیم الرحمان صاحب حضرت صاحب کے رفقاء میں سے تھے گویا یہ خاندان ایں خانہ ہمہ آفتاب است کا مصداق تھا۔ قیام پاکستان کے بعد شاکرہ باجی اور لطیف الرحمان بھائی جان لاہور میں قیام پذیر ہوئے۔ یہیں ان کے اکلوتے صاحبزادے عزیزم ڈاکٹر سلیم الرحمان صاحب پیدا ہوئے۔ بھائی جان شیخ لطیف الرحمان صاحب کی ریٹائرمنٹ کے بعد یہ خاندان ربوہ منتقل ہو گیا جہاں کافی عرصے تک صدر انجمن کے کوارٹر میں قیام رہا۔ آخر عمر میں بھائی جان نے ربوہ کے محلہ دار النصر میں اپنا ذاتی مکان تعمیر کرا لیا اور وہاں قیام پذیر ہو گئے۔

شاکرہ باجی کو تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ ان کا تعلیمی ریکارڈ بہت شاندار اور تابناک تھا میٹرک کے امتحان میں پورے ڈویژن میں اول آئیں۔ ماموں جان کے قادیان منتقل ہو جانے اور بعد میں شادی ہو جانے کی وجہ سے ان کا تعلیمی سلسلہ جاری نہ رہ سکا مگر انہوں نے اپنی ذاتی کاوش سے اور مسلسل مطالعے سے اپنی تعلیمی استعداد اتنی بڑھا لی تھی کہ بی اے اور ایم اے بھی ان پر رشک کرتے تھے۔ ساتھ ہی دینی تعلیم پر بھی گہری نظر تھی دینی کتب ہمیشہ زیر مطالعہ رہتی تھیں در ثمین کا بیشتر حصہ انہیں زبانی یاد تھا جس کی وجہ ان کا ذوق شاعری تھا (ہمارے ماموں جان ڈاکٹر لعل محمد صاحب خود بھی بڑے پائے کے شاعر تھے) شاکرہ باجی کی شاعری کا ذوق سکول اور کالج کے زمانے ہی میں پروان چڑھا اور جلد ہی وہ ایک قادر الکلام شاعرہ کی حیثیت سے روشناس ہو گئیں مگر جلد ہی انہوں نے اپنے شاعرانہ جذبات کا رخ جماعتی خدمات کی طرف موڑ دیا جس کا تذکرہ آگے چل کر کروں گا۔

شاکرہ باجی کو صرف اپنی ہی تعلیم کا شوق نہیں تھا بلکہ وہ چاہتی تھیں کہ دوسرے بھی زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کریں۔ انہوں نے صرف اپنے صاحبزادے کو ہی اعلیٰ تعلیم نہیں دلائی بلکہ لاہور اور ربوہ میں بھی ان کی کاوشوں سے بہت سی بچیاں تعلیم کے زیور سے آراستہ ہوئیں۔ یہ شوق انہیں بچپن ہی سے تھا۔ خاندان کا کوئی بچہ اعلیٰ تعلیمی صلاحیت کا اظہار کرتا اور اعلیٰ نمبروں سے پاس ہوتا تو شاکرہ باجی بہت خوش ہوتی تھیں اس کا دل بڑھاتی تھیں اور دعائیں دیتی تھیں میرے بیٹے عزیزم مسرور احمد اس ضمن میں ان کی دعاؤں سے بہت مستفیض ہوئے ہیں۔

شاکرہ باجی کا اخلاق بہت بلند تھا ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملتی تھیں اور اس کے دکھ درد میں شریک ہوتی تھیں اجنبی بھی اگر ایک بار ان سے مل لے تو وہ سمجھتا تھا کہ ان سے بڑھ کر کوئی میرا ہمدرد نہیں ہے۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ سے بہت محبت تھی۔ بے حد مہمان نواز تھیں اور پیشانی پر بل ڈالے بغیر مہمانوں کی خدمت کرتی تھیں۔

باجی بہت عبادت گزار تھیں مستجاب الدعوات تھیں اکثر سچے خواب دیکھتی تھیں۔

محترمہ شاکرہ باجی خاصے عرصے سے بلڈ شوگر کے مرض میں مبتلا تھیں مگر بڑی ہمت سے بیماری کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے فرائض منصبی میں مصروف رہتی تھیں مگر 1993ء میں بھائی جان شیخ لطیف الرحمان صاحب کی وفات کے سانحے کے نتیجے میں مرض طبیعت پر غالب آ گیا اور ان کی صحت ایک دم سے خراب ہو گئی۔ ان کے صاحبزادے عزیزم ڈاکٹر سلیم الرحمان صاحب انہیں اپنے ہمراہ کینیڈا لے گئے۔ بہت علاج معالجہ ہوا ایک آپریشن بھی ہوا مگر وقت پورا ہو چکا تھا آخر 7۔ اگست 1995ء کو وہ ہم سب کو گریاں چھوڑ کر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں۔ اللہ پاک ان کی مغفرت فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ایران کی طرف سے لبنان کی حمایت کا اعلان

ایران کے وزیر خارجہ مسٹر علی اکبر ولایتی لبنان میں جنگ بندی کرانے کی بات چیت کے سلسلے میں دمشق آئے ہیں۔ انہوں نے گزشتہ روز دمشق میں اسلامک گروپ کے لیڈر شیخ حسن نصراللہ سے ملاقات کی۔ ملاقات میں انہوں نے بتایا کہ ایران لبنان کے حزب اللہ مجاہدین کی مدد کرتا رہے گا۔ اور ایران لبنان کو امداد دیتا رہے گا۔ حزب اللہ کے شیخ نصراللہ نے کہا کہ حزب اللہ مجاہدین اسرائیل کے خلاف پوری قوت سے جنگ جاری رکھیں گے۔ یہاں تک کہ لبنان پر اسرائیلی جارحیت کا خاتمہ ہو جائے۔ لبنان کے دارالحکومت بیروت سے حزب اللہ مجاہدین کی طرف سے جاری ہونے والے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ حزب اللہ مجاہدین اسرائیل کے خلاف جہاد جاری رکھیں گے۔

اسرائیل نے لبنان پر حالیہ گولہ باری کا سلسلہ اسی لئے شروع کیا ہے کہ یہاں سے حزب اللہ مجاہدین سرحد پار کر کے اسرائیل کے قصبات اور دیہات پر حملہ کرتے تھے اور اسرائیلی شہریوں کو نشانہ بناتے تھے۔ اسرائیل کے حملے کا مقصد حزب اللہ کے ٹھکانوں کو تباہ کرنا ہے اور مستقبل میں حزب اللہ کے حملوں کا سدباب کرنا ہے۔

لیکن ایران اور حزب اللہ کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسرائیل کے حملوں کا سلسلہ رکنے والا نہیں کیونکہ حزب اللہ کے لوگ اسرائیل کے حملوں سے متاثر نہیں ہوئے۔

اسرائیل کے حالیہ حملوں میں لاکھوں لوگ بے گھر ہو چکے ہیں اور سینکڑوں ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔ کئی مکانات اور عمارتیں ملبہ میں تبدیل ہو چکی ہیں۔ حزب اللہ مجاہدین کی پشت پناہی ایران کرتا ہے جو ان کو مادی اور اسلحی امداد دیتا ہے۔ شام جس کا لبنان پر نمایاں اثر ہے اس سلسلے کی خاموشی سے پشت پناہی کرتا ہے۔ اور حزب اللہ کی کارروائیوں میں مزاحم نہیں ہوتا۔

امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان جنگ بندی کرانے شام آئے۔ اور خیال تھا کہ مذاکرات کے ذریعے اس تنازعے کا کوئی حل نکالا جائے گا۔ حزب اللہ نے مذاکرات پر تو آمادگی ظاہر کی ہے مگر ساتھ ہی کہا ہے کہ لبنان اور اسرائیل کے درمیان لڑائی کے خاتمے اور سیز فائر کے قیام کے لئے ہونے والے مذاکرات میں امریکہ کو شریک نہیں ہونے دیا جائے گا۔ حزب اللہ کے ایک رہنما حسین خالد نے کہا ہے کہ امریکہ جارح اسرائیل کا سرپرست ہے اور اس کا تحفظ کر رہا ہے۔ انہوں نے تجویز کیا کہ سیز فائر کے لئے بنائی جانے والی کمیٹی میں شام ایران فرانس اور اٹلی کے نمائندے شامل ہونے چاہئیں۔

حزب اللہ کا رویہ ظاہر کرتا ہے کہ اسے امریکہ کا وجود پسند نہیں ہے۔ اگر یہی صورت حال رہی تو امن کا امکان تاریک ہو جائے گا۔

ادھر مغربی ممالک کے سات بڑے صنعتی ملکوں کے سربراہوں نے گزشتہ روز ماسکو میں کریملن میں جوہری تحفظ کے سربراہی اجلاس میں شرکت کی۔ ان سربراہوں نے مشترکہ طور پر اسرائیل اور حزب اللہ کے چھاپہ ماروں کے درمیان فوری جنگ بندی کی اپیل کی ہے۔

اسرائیل میں رائے عامہ کے ایک سروے سے معلوم ہوا ہے کہ اسرائیل کی رائے عامہ کی اکثریت لبنان پر ان حملوں کا خاتمہ چاہتی ہے۔ اگرچہ ایک خاصی تعداد اس بات کی بھی حامی ہے کہ اس جنگ کے بغیر حزب اللہ کے حملوں کو روکا نہیں جا سکتا۔

امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن نے گزشتہ روز کہا ہے کہ لبنان میں اسرائیل اور حزب اللہ کے چھاپہ ماروں کے درمیان جنگ ختم ہونی چاہئے انہوں نے کہا کہ یہ جنگ اس لئے ختم ہونی چاہئے کیونکہ اس میں بے گناہ اور معصوم شہری مارے جا رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر کو ہدایت کی ہے وہ جنگ کو رکوانے کی کوشش کریں۔

دریں اثناء اسرائیل شام اور لبنان کے لیڈروں نے لبنان میں جنگ بند کرانے کے لئے امریکی کوششوں کو سراہا ہے۔

اسرائیل نے جنوبی لبنان پر حملے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ لبنان کے دارالحکومت بیروت سے 85 کلو میٹر کے فاصلے پر یاتر کے مقام پر جہاں اقوام متحدہ کے امن فوجیوں کا دفتر ہے اور وہاں پر نیپالی فوجی متعین ہیں۔ یہان پر گزشتہ روز اسرائیلی طیاروں سے فائر ہونے والا ایک میزائیل کا ٹکڑا آ کر گرا۔ تاہم یہ ٹکڑا گرنے سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔

دریں اثناء اسرائیل نے جنوبی لبنان پر بمباری جاری رکھی ہے۔ جوابی کارروائی کے طور پر حزب اللہ کے چھاپہ ماروں نے شمالی اسرائیل پر راکٹ داغے۔

○○○

مقبوضہ کشمیر میں امیدواروں کی ہلاکت

وہی ہوا جس کا خدشہ تھا۔ مقبوضہ کشمیر میں ہونے والے لوک سبھا کے انتخابات میں مسلح افراد نے دو انتخابی امیدواروں کو فائرنگ کر کے

باقی صفحہ 7 پر

یاد رفتگان

مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب

سید منیر احمد

ہمارے بڑے بھائی جان سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال' 23- ستمبر 1923ء رجاؤلی' انبالہ میں محترم پیر جی سید علی احمد صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ ہمارے والد صاحب خانقاہ حضرت سید محمد پناہ' رجاؤلی کے متولی اور سجادہ نشین تھے۔ مگر 1907ء حضرت بانی سلسلہ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کے بعد سجادہ نشینی سے دستبردار ہو گئے۔ آپ نے اس عظیم مریدی کی خاطر پیری کے ظاہری منفعت والے سلسلہ کو خیرباد کہا اور حضرت بانی سلسلہ کے در پر دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ اور اس بیعت کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے خاندان کو حسب توفیق خدمت دین کا موقع ملتا رہا۔ ہمارے چچا جان کے پوتے مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مربی ہوسٹن' امریکہ میں دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ بھائی جان نے اپنے خاندان کے حالات قلمبند کئے جو "پیری سے مریدی تک" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوئے۔ مکرم شمشاد صاحب کی خواہش تھی کہ اس میں اضافہ کیا جائے۔ والدہ ماجدہ محترمہ لطیف النساء صاحبہ بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء میں شامل تھیں۔ آپ کی والدہ کو 1939ء میں تیار ہونے والے لوائے احمدیت کا سوت چرخہ پر کاتنے کا شرف حاصل ہوا۔

ہمارے ابا جان نے ابتدا ہی میں قادیان میں سکونت اختیار کر لی تھی چنانچہ بھائی جان کی تعلیم و تربیت قادیان میں ہوئی۔ اور آپ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ اور 1943ء سے آپ نے باقاعدہ طور پر سلسلہ کی خدمت کا آغاز حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے دفتر میں بطور کلرک کیا۔ پھر کچھ عرصہ اخبار الفضل کے دفتر اور نظارت تعلیم میں خدمات سرانجام دیں۔ اور بالآخر 13- مئی 1946ء کو نظارت مال قادیان کے ساتھ منسلک ہو گئے جہاں آپ کو بطور انسپکٹر مال ایک لمبا عرصہ خدمت کرنے کی توفیق ملی۔

23- ستمبر 1983ء کو بعمر ساٹھ سال آپ کو ملازمت سے سبکدوش ہو جانا تھا لیکن آپ کو ملازمت سے فارغ نہیں کیا گیا بلکہ آپ کی ملازمت کی مدت میں توسیع کر دی گئی۔ اور خدمت کا یہ سلسلہ چھ سال تک جاری رہا۔

اس طویل عرصہ میں آپ کو گورداسپور' جالندھر اور پاکستان میں بیشتر اضلاع میں خدمات انجام دینے کا موقع ملا۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کی اکثر جماعتوں میں آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ عجب ذہانت تھی کہ ذرا سا اشارہ ملتے ہی لوگوں کا پورا شجرہ نسب بیان کر دیتے تھے۔ سلسلہ کے کام بڑی محنت اور لگن سے کرتے تھے۔ بارش ہو آندھی ہو اپنا جھولا اٹھائے ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں اور دوسرے گاؤں سے تیسرے گاؤں چل پڑتے' اگر سواری نہیں ملتی تو پیدل چل پڑتے تھے بڑے باہمت تھے۔ وعدہ اور وقت کے پابند تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے عبادات بڑی باقاعدگی سے ادا کرتے' بڑے خلیق اور ملنسار تھے۔ بچوں کے ساتھ بڑی شفقت اور محبت سے پیش آتے تھے۔ ہماری بھابھی جان کے لئے مثالی شوہر تھے۔

صدر انجمن احمدیہ کی باقاعدہ ملازمت سے فراغت کے بعد آپ جولائی 1990ء میں اپنے بیٹوں کے پاس جرمنی آ گئے تھے۔ اور تادم حیات مجلس انصاراللہ جرمنی کے محاسب اور قائد تعلیم و تربیت رہے۔ آپ جرمنی میں جماعت احمدیہ Ortenberg کے صدر بھی تھے۔ آپ کو بچپن سے ہی جماعت کے کاموں میں بھاگ بھاگ کر اور دوڑ دوڑ کر حصہ لینے کی عادت تھی۔

ہمارے بھائی جان کی شادی حافظ آباد کے سابق امیر جماعت احمدیہ محترم قاضی ضیاء اللہ صاحب کی سب سے بڑی بیٹی سے 1953ء میں ہوئی۔ ابتدا میں انہیں اولاد کے فوت ہو جانے کے صدمات سے دوچار ہونا پڑا مگر اللہ تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا اور صحت و عمر والی اولاد سے آپ کو نوازا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے والد محترم کی طرح سلسلہ کی فدائی اور جاں نثار ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں خدمت سلسلہ کی راہ پر ہمیشہ گامزن رکھے۔ آمین۔

(احمدیہ گزٹ کینیڈا فروری 1996ء ص 31)

بقیہ صفحہ 4

کے بعد دعوت الی اللہ کے میدان میں اس وقت ملک کے اندر بظاہر اس دھن اور اس لگن کا کوئی آدمی نظر نہیں آتا جو خدا کے فضل سے چوہدری صاحب کو گویا "جنون" کی حد تک حاصل تھی پس میں جماعت کے نوجوانوں کی خدمت میں بڑے دردمند دل کے ساتھ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داری کو پہچانیں اور اپنے اندر اشاعت دین کا وہ جذبہ پیدا کریں جسے دنیا جنون قرار دیتی ہے مگر خدا کی نظر میں اس سے بڑھ کر کوئی فرزانگی نہیں۔ بالآخر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا یہ ڈرا دینے والا شعر یاد رکھو کہ:

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

خاکسار مرزا بشیر احمد
ربوہ
6- مارچ 1960ء
(الفضل 9 مارچ 1960ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 6

ہلاک کر دیا ہے۔ ان نام نہاد انتخابات کا مقبوضہ کشمیر کی تمام سیاسی جماعتوں نے بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ حکومت نے کشمیری حریت پسندوں کے حملوں کے پیش نظر تمام امیدواروں کو تحفظ مہیا کیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود دو امیدوار حریت پسندوں کی گولیوں کا نشانہ بن چکے ہیں۔ یہ دونوں امیدوار بھارت کی حامی نیشنل کانفرنس کے ممبر ہیں جنہیں نامعلوم مسلح افراد نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس سے ایک روز پہلے بارہ مولا میں عوامی تحریک پارٹی کے ایک امیدوار کے گھر پر حملہ کیا گیا جس سے امیدوار کا بھائی ہلاک ہو گیا۔ متعلقہ امیدوار اس وقت گھر پر موجود نہیں تھا۔

بھارت کے انتخابی قوانین کے مطابق ماضی میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی امیدوار انتخاب سے پہلے وفات پا جائے تو اس نشست پر الیکشن روک دیا جاتا تھا۔ اس قانون کے پیش نظر حریت پسندوں نے یہ منصوبہ بنایا تھا کہ اگر بھارتی حکومت نے مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کرائے تو وہ ہر حلقے میں سے ایک امیدوار ہلاک کر دیں گے جس کی وجہ سے وہاں پولنگ رک جائے گی۔ کشمیری حریت پسندوں کا یہ ارادہ بھانپ کر بھارتی حکومت نے اس کا توڑ یہ نکالا کہ ایک قانونی ترمیم کے ذریعے یہ قرار دے دیا گیا کہ کسی امیدوار کی ہلاکت کی صورت میں اس حلقے میں انتخاب ملتوی نہیں کئے جائیں گے۔ چنانچہ اس نئے قانون کے تحت اگرچہ دو حلقوں میں ایک ایک امیدوار ہلاک ہو چکا ہے۔ اس کے باوجود اس حلقے میں انتخابی عمل جاری رہے گا۔

○○○

بقیہ صفحہ 1

لوگ بڑی باتوں میں بھی اور چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی اکثر چھپا جاتے ہیں۔ بہت سی چیزیں خاوند بیوی سے چھپا جاتا ہے بدنیتی سے نہیں۔ اس کو تکلیف دینے کے لئے نہیں ویسے ہی چھپا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض چیزیں بیوی خاوند سے چھپا جاتی ہے بعض دفعہ حیا کی وجہ سے کوئی چیز نہیں بتاتی۔ اس چھپانے میں بدنیتی نہیں ہوتی حیا ہوتی ہے۔ الغرض سب سے قریب جو رشتہ ہے اس میں بھی نہیں کہا جا سکتا کہ خاوند بیوی کو کلی طور پر سمجھ رہا ہے اور نہ بیوی ہی یہ دعویٰ کر سکتی ہے۔ بچہ ماں کی گود میں پلتا ہے لیکن وہ بھی بہت ساری باتیں اپنی ماں سے چھپا لیتا ہے۔ گھر میں بھی بہت سی ایسی باتیں ہوتی ہیں جو بچوں سے چھپی ہوتی ہیں۔ ماں باپ نہیں بتاتے انہیں وہ باتیں۔ ان کا علم نہیں ہوتا انہیں۔ وہ دور کے رشتے ہیں ان میں تو بہت کچھ چھپا ہوتا ہے لیکن ایک ایسی ہستی ہے جس سے کوئی چیز بھی چھپی ہوئی نہیں۔ ہر چیز اور ہر بات ہر وقت اس کی نگاہ اور علم میں ہے۔ اگر یہ عظیم ہستی یعنی اللہ صرف گرفت کی صفات اپنے اندر رکھتا۔ صرف سزا دینا اس کی صفت ہوتی معاف کرنا اس کی صفت نہ ہوتی یا اگر وہ علم رکھتا اور ربوبیت کی صفت اس میں نہ ہوتی تو ایسے علم کے نتیجہ میں انسان کو نقصان پہنچ جاتا۔ فائدے بہت سارے نہ پہنچ سکتے لیکن (کلام الٰہی) نے جس اللہ کو اس کی کامل اور حسین صفات کے ساتھ ہمارے سامنے پیش کیا ہے ان صفات میں سے ایک بنیادی صفت اس کا رب ہونا ہے اور اسی صفت کو یہاں بیان کیا گیا ہے یہ فرما کر (تمہارا رب جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے جانتا ہے) یہ جو جاننے والا ہے تمہاری ہر چیز کو ظاہر و باطن کو وہ رب ہے۔ اس نے تمہیں اس لئے پیدا کیا کہ اس کی ربوبیت کی صفت تمہاری زندگیوں میں جاری و ساری رہے۔ اس لئے اس نے (احکام دینیہ) کو نازل کیا۔

(از خطبہ 6۔جون 1980ء)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 30581 میں صداقت احمد تنویر ولد بشارت احمد کوثر قوم وڑائچ پیشہ تعلیم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر درویشان نمبر 9 دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-2-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/700 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد صداقت احمد تنویر کوارٹر نمبر 9۔ درویشان دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد اسماعیل صدر مجلس موصیان دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 لیاقت علی انجم 23/9 دارالیمن وسطی ربوہ۔

مسل نمبر 30582 میں رشیدہ بیگم زوجہ محمود احمد صاحب قوم ڈھڈی پیشہ ملازمت عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی الف ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-3-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/2000 روپے۔ زیورات طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی۔/4500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1935 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رشیدہ بیگم 9-12۔ بی دارالنصر غربی الف ربوہ گواہ شد نمبر 1 غلام قادر وصیت نمبر 19777 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد خاوند موصیہ وصیت نمبر 13142۔

مسل نمبر 30583 میں مرزا خلیل احمد ولد مرزا نسیم احمد صاحب قوم مغل برلاس پیشہ تعلیم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-2-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/430 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا خلیل احمد ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالسلام طاہر وصیت نمبر 16129 گواہ شد نمبر 2 شبیر احمد ثاقب وصیت نمبر 25729۔

مسل نمبر 30584 میں برہان الدین احمد محمود ولد شریف احمد راجوری قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-1-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/830 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد برہان الدین احمد محمود ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 آصف محمود ڈار وصیت نمبر 29405 گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر 29406۔

مسل نمبر 30585 میں طاہر محمود ولد محمد صدیق قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ساڑھے اٹھارہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-2-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/830 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طاہر محمود ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد دین ناز وصیت نمبر 18520 گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر 29406۔

وقف اولاد (واقفین) کے والدین سے رابطہ

○ تین اپریل 1987ء سے حضرت امام جماعت الرابع نے "وقف نو" کی بابرکت تحریک فرمائی ہے۔ جس میں احباب جماعت اپنے بچوں کو پیش کر رہے ہیں۔

جن بچوں کی پیدائش اپریل 1987ء سے پہلے کی ہے اور جو والدین اپنے ان بچوں کو وقف کرتے ہیں یا نوجوان خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرتے ہیں ان کا ریکارڈ وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں رکھا جاتا ہے اور وکالت دیوان ان کے ساتھ رابطہ رکھتی ہے۔

ایسے وقف اولاد کے والدین کو گزشتہ سال تربیتی امور پر مشتمل ایک سرکلر بھجوایا گیا تھا۔ اور اس سال بھی گزشتہ دنوں مزید ایک تربیتی امور پر مشتمل سرکلر بھجوایا گیا ہے اور بعض ضروری کوائف بھجوانے کی بھی درخواست کی گئی ہے۔

اگر کسی "وقف اولاد" کے والدین کو سرکلر نہ ملا ہو تو وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ سے رابطہ پیدا کریں اور اطلاع دیں تاکہ ان کو سرکلر بھجوایا جا سکے اور جن والدین کو سرکلر مل گیا ہو وہ وقف شدہ بچوں کے حسب ذیل کوائف ارسال فرمائیں۔

۱۔ کیا قاعدہ یسرنا (-) پڑھ لیا ہے۔
۲۔ کلام الٰہی ناظرہ مکمل پڑھ لیا ہے۔
۳۔ عبادت سادہ / باترجمہ آتی ہے۔
۴۔ پنجوقتہ عبادت کی ادائیگی اور روزانہ کلام الٰہی کی تلاوت کی پابندی کرتا ہے۔
۵۔ کس کلاس میں پڑھ رہا ہے۔
۶۔ صحت کیسی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ان کی تربیت اس رنگ میں کرنے کی توفیق دے کہ یہ خود بھی بڑے ہو کر وقف کی ذمہ داریوں کو نبھا سکیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 25- اپریل-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر بھارت نے ہمارے ساتھ ٹکر لینے کی حماقت کی تو یہ اسے مہنگی پڑے گی۔ پاکستان کسی کی دھمکی میں آنے والا نہیں۔ ہمیں پتہ ہے کہ اپنے دفاع کے لئے کیا کچھ کرنا ہے۔ ہم نے ایٹمی صلاحیت حاصل کرلی ہے۔ پروگرام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ ایٹمی ہتھیار نہ بنانے کے وعدہ پر سختی سے کاربند ہیں۔ مسئلہ کشمیر کا ہماری سلامتی اور خود مختاری سے گہرا تعلق ہے۔ ہم کشمیریوں کو تنہا نہیں چھوڑ سکتے۔ اخلاقی سفارتی اور سیاسی مدد کرتے رہیں گے۔ بھارت رویہ میں تبدیلی کرے۔ مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ گلف نیوز سے انٹرویو اور بحرین چیمبر آف کامرس اور بنکرز سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کشمیر پر 1846ء جیسی سودے بازی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ سمجھوتے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کی سماجی زندگی بحال ہو گئی ہے۔ معیشت کی تنظیم نو کی ہے جس سے مثبت نتائج برآمد ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھوکے کو روٹی' غریب کو گھر' مظلوم کو مدد' بیمار کو علاج اور بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہمارا فرض ہے۔ روز قیامت ہم اس پر جواب دہ ہوں گے۔ ہمیں اپنے عوام کی ضروریات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

○ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ اگر صدر نے آئینی کردار ادا نہ کیا تو یہ مارشل لاء کو دعوت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ کرپشن ہمارے دور میں بھی تھی لیکن اب تو ریکارڈ ٹوٹ گئے ہیں۔ قانون کے تحت قومی احتساب کمیشن قائم کیا جائے۔ حکومت میں آکر غیر شفاف نج کاری منسوخ کر دیں گے انہوں نے کہا کہ حکومتیں اتنی جلدی نہیں بدلتیں۔ بنگلہ دیش میں 24 ماہ لگ گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ فوج نے نواز شریف سے استعفیٰ نہیں لیا۔ کچھ فوجیوں نے انتخابات میں دھاندلی کی۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے سے حکومت کو خوش ہونا چاہئے تھا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پنجاب میں حکومت کے ذریعے بھٹو خاندان پنجاب سے بدلہ لے رہا ہے۔ بے نظیر اقتدار کے نشہ میں گم ہو کر اپنے باپ کے نقش قدم پر چل رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حالات خطرناک ہیں۔ آسمان پر طوفان سے پہلے والی سرخی ہے۔ اگر یہ جوتے کھا کر جانا چاہتے ہیں تو یہ افسوسناک بات ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حکومت کا اخلاقی جواز ختم ہو چکا ہے۔ اسے چاہئے کہ نیا مینڈیٹ لے مسٹر شہباز شریف نے الزام لگایا کہ سب سے زیادہ کرپٹ شخص کو پنجاب کا وزیر اعلیٰ بنادیا گیا ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر اور قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے سیاسی استحکام اور قومی تعمیر نو کے لئے ایک 14 نکاتی پروگرام تیار کیا ہے۔ اس میں نظریہ پاکستان کا فروغ اور ہارس ٹریڈنگ' مہنگائی کرپشن اور جہالت کے خاتمے کے لئے کریش پروگرام اور کشمیر اور کراچی کے مسئلوں کے حل کے علاوہ معیشت کے متعلق نکات شامل ہیں۔

○ وکلاء کے ایک وفد سے گفتگو کرتے ہوئے مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ متوسط اور اہل افراد کو کو اسمبلیوں میں لانے کے لئے متناسب نمائندگی کا طریقہ اپنایا جائے۔ اس ذریعہ سے سو ڈیڑھ اراکین کا انتخاب قوم و ملک کے مسائل و مشکلات کے حوالے سے نہایت خوش آئند ہو گا۔

○ امریکہ سے پاکستان کو 12۔ کروڑ 40 لاکھ ڈالر کی رقم واپس مل گئی محکمہ دفاع میں لیفٹیننٹ جنرل تھامس نے دو چیک پاکستانی سفیر کے حوالے کئے۔ یہ رقم امریکہ کو اداشدہ 65 کروڑ 60 لاکھ ڈالر کا حصہ ہے۔

○ عالمی بینک نے کہا ہے کہ نج کاری کے بارے میں خدشات دور کرنے کے لئے پارلیمنٹ کمیٹیوں کو اعتماد میں لیا جائے۔ عالمی بینک کے وفد کو چیئرمین نج کاری کمیشن سے ملاقات کے دوران بتایا گیا کہ اس سال 20 مزید یونٹ پرائیویٹائز کردیئے جائیں گے۔

○ باوثوق ذرائع نے بتایا ہے کہ عمران خان کی نئی سیاسی جماعت کا نام "انصاف موومنٹ" ہو گا۔

○ آئی ایم ایف نے ہدایت کی ہے کہ حکومت کے ارکان سرکاری اخراجات کو کنٹرول کریں۔

○ چیچنیا کے حریت پسند لیڈر اور صدر داؤ دالیوف کے بارے میں متضاد اطلاعات مل رہی ہیں۔ روس کی افواج نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ ایک جھڑپ میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ لیکن ان کے پرسنل سیکرٹری نے کہا ہے کہ یہ خبر غلط ہے سرکاری ایجنسی افواہیں پھیلاتی ہے وہ لڑائی میں مصروف ہیں۔

○ بھارت کے دو صوبوں میں انتخابی تشدد کے نتیجے میں 5۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ ریلوے سٹیشن کو نذر آتش کر دیا گیا۔ آندھرا پردیش میں صورت حال سے نبٹنے اور حفاظتی انتظامات مستحکم بنانے کے لئے نیم فوجی دستوں کی 210 کمپنیاں بھجوادی گئیں۔ بہار میں گڑبڑ کے پیش نظر حفاظتی دستے بھجوائے دیئے گئے ہیں۔ بعض علاقوں میں انتہا پسند تنظیموں نے بائیکاٹ کی دھمکی دے دی ہے۔ ضلع بھوج پور میں فائرنگ سے کیمونسٹ پارٹی کے پانچ افراد ہلاک ہوگئے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید عبداللہ شاہ نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی ہے کہ وہ بھتہ وصول کرنے والوں سے سختی سے پیش آئیں اور ان کے خلاف فوری کارروائی کریں۔ انہوں نے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کے دوران کہا کہ کراچی میں امن و امان کی صورت حال بہتر ہو گئی ہے۔

○ بھارتی فوج گزشتہ روز حریت پسندوں کی تلاش میں بوٹوں سمیت اخراج پورہ کی مسجد میں داخل ہو گئی۔ بھارتی فوجیوں نے ہندواڑہ میں 25 مکان اور 12 دکانیں نذر آتش کردیں سری نگر میں چوتھے روز بھی اخبارات کی اشاعت معطل رہی سری نگر' پلوامہ اور بارہ مولا میں مجاہدین اور بھارتی فوج کے درمیان خونریز تصادم میں ایک میجر سمیت 17 بھارتی فوجی ہلاک اور 9 مجاہدین شہید ہو گئے۔ بھارتی فوج نے بارہ مولا میں 14 مکانوں کو نذر آتش کر دیا۔ سری نگر کے شہید گنج علاقے میں گزشتہ روز حزب المجاہدین نے ٹاسک فورس کے 3۔ اہلکاروں کو قابو کرلیا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں انتخابات استصواب رائے کا نعم البدل ثابت نہیں ہو سکتے۔ یہ بات ایرانی سفیر نے ایک پریس بریفنگ کے دوران کہی انہوں نے کہا کہ ہم کشمیری عوام پر تشدد کی مذمت کرتے ہیں۔ بوسنیا' لبنان' کشمیر' فلسطین اور چیچنیا کی اسلامی قوتوں کو سلام کرتے ہیں۔ جو جارحیت کے خلاف صف آراء ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے ایک چار رکنی وفد نے مسٹر اجمل دہلوی کی قیادت میں کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نوابزادہ نصراللہ خان سے ملاقات کی اور کراچی کی صورت حال اور ایم کیو ایم کے کارکنوں کی ہلاکتوں کے بارے میں تبادلہ خیال کیا۔

○ بنگلہ دیش کے سابق صدر مسٹر حسین محمد ارشاد نے' جو عرصہ 6 سالہ سے جیل میں ہیں' جیل میں بھوک ہڑتال کر دی ہے انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ان کو رہا کیا جائے اور انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت دی جائے۔

○ اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان راکٹوں اور گولوں کا تبادلہ گزشتہ روز بھی جاری رہا۔ وائس آف امریکہ کے مطابق اسرائیل نے گزشتہ روز فلسطینیوں کی ایک جماعت پاپولر فرنٹ کے زمین دوز اڈے کو جو بیروت میں واقع ہے۔ اپنے حملوں کا نشانہ بنایا۔ حالیہ برسوں میں پاپولر فرنٹ خودکشی کے انداز میں بم دھماکہ کرنے والوں کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے جنوبی لبنان میں اسرائیلی فوجیوں پر حملہ کے لئے بھیج چکا ہے۔

○ ایک خبر رساں ایجنسی نے خبر دی ہے کہ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو کو کسی بھی وقت گرفتار کیا جاسکتا ہے۔

○ فلسطینی قومی کونسل کے اجلاس میں مسٹر یاسر عرفات نے ایک زبردست جذباتی تقریر کی اور اراکین کو کہا کہ وہ اسرائیل کو تسلیم کرلیں اور اسرائیل کی تباہی کا مطالبہ کرنے والی شقوں کو اپنے دستور سے خارج کردیں۔

نئے سے جدید اور روایتی زیورات کام کر
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون : 487

انگریزی ادویات ڈیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ☆ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 34134

احباب جماعت کو ہر آنے والا خوشی کا دن مبارک ہو
منجانب :
نسیم جیولرز
فون :
دکان : 837
گھر : 212175
اقصیٰ روڈ ربوہ

حکیم منور احمد ابن حکیم عبدالعزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے
کا ربوہ میں
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

تریاق معدہ
خرابی ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ